شخصیت

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب نور اللہ مرقدہ

مولانا عتیق الرحمٰن زید مجدہ

ولادت:......حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ 7 دِسمبر 1933ء میں پیدا ہوئے۔

وفات:......۲۸ شعبان ۱۴۳۹ھ بمطابق 15 مئی 2018ء بروز منگل صبح تہجد کے وقت اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

کل عمر:......آپ نے انگریزی حساب سے 85 سال۔ اور عربی حساب سے کل 88 سال عمر پائی۔

حضرت نے جو زندگی گزاری وہ یقیناً قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہے۔ بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو ولایت کا درجہ دے رکھا تھا۔ اور بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی محبت عطا کر رکھی تھی۔ سات سال کی عمر سے ہی آپ پکے نمازی تھے۔ حکیم الامت مجدّ دالملت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وعظ بارہ تیرہ سال کی عمر میں پڑھنے شروع کیے، جس سے دِین کا شوق وجذبہ بے پناہ شدّت اختیار کر گیا تھا۔

دینی تعلیم کا شوق:......میٹرک کا امتحان دینے سے پہلے ہی عصری تعلیم کو آپ نے خیر باد کرنے کا پروگرام بنالیا، مگر آپ نے اپنے والد ماجد (چوہدری محمد رمضان صاحب مرحوم) کے فرمانے پر میٹرک کا اِمتحان دے دیا۔ پھر اپنے مربّی وشیخ حضرت مولٰنا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی جامعہ اشرفیہ، لاہور) کے مشورہ سے دینی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ چناں چہ آٹھ سالہ کورس (عالم کورس) سات سال میں مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اِصلاح بھرپور طریقہ اور کامل توجہ سے اپنے شیخ سے کرواتے رہے۔ دوسرے لفظوں میں بلا مبالغہ آپ جب عالم بنے اس وقت باطن کی اصلاح کروا کے اُمت کے لیے ایک رُوحانی پیشوا اور مربی بن کر تیار ہو چکے تھے۔ آپ نے دورانِ اصلاح اپنے شیخ حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا کہ مجھے گناہ کرنا ایسا لگتا ہے جیسے آگ میں چھلانگ لگانا۔ میٹرک مکمل ہونے میں ابھی تین ماہ باقی تھے کہ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کو دینی تعلیم کا خوب شوق پیدا ہوا، دل میں ایسا خیال پختہ ہوا کہ چپکے سے جہلم سے لاہور جامعہ اشرفیہ آنے کی تیاری شروع کی اور پانچ روپے

کسی سے اُدھار پکڑ لئے۔ ریلوے کا ٹائم ٹیبل ڈھونڈتے پھر رہے تھے کہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے دیکھ لیا، والد صاحب بہت ہوشیار اور سمجھ دار آدمی تھے، انہوں نے پوچھ لیا کیا کر رہے ہو؟ جھوٹ بولنے کی مجھے (حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو) الحمدللہ! عادت نہ تھی۔ میں نے بتادیا کہ میں ٹائم ٹیبل تلاش کر رہا ہوں لاہور دینی تعلیم کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میٹرک کا امتحان دے لیں، تین ماہ باقی ہیں پھر تم جہاں کہو گے تمہیں داخل کروادیں گے۔ چناں چہ فرماتے ہیں کہ میں رُک گیا۔ آپ کے اس شوق کو دیکھتے ہوئے آپ کے والد محترم نے حضرت والد صاحب کے بھائیوں کو مشورہ کے لیے بلایا۔ حضرت ڈاکٹر محمد اختر صاحب اِن دنوں لاہور ہی میں کالج میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی حاضری ہوتی رہتی تھی۔ آپ کو والد صاحب کا خط آیا تو آپ گھر کے لیے روانہ ہوئے۔ بالآخر یہ طے ہوا کہ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی میٹرک کر لیں، میٹرک کے بعد حضرت مولٰنا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ ہوگا جیسے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب فرمائیں گے ویسا ہی ان شاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ آپ نے انہی دنوں حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا کہ میں علمِ دین حاصل کرنا چاہتا ہوں اور والد صاحب مجھے انگریزی تعلیم دلوانا چاہتے ہیں اور خط میں اس طرح لکھا کہ ایک باپ اور بیٹا آپ سے فیصلہ کروانے آئیں، باپ کی رائے یہ ہو کہ بیٹا عصری تعلیم حاصل کرے اور بیٹے کی رائے دینی تعلیم حاصل کرنے کی ہو تو آپ کیا فیصلہ فرمائیں گے؟

ڈاکٹر صاحب (حضرت کے بھائی) چوں کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں جایا کرتے تھے، حضرت مفتی صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کیا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جو اُسے پڑھنے کا شوق ہے وہی اُسے پڑھنا چاہیے۔ چناں چہ حضرت کے والد صاحب اور حضرت کے بہنوئی عبداللطیف صاحب یہ دونوں حضرات، حضرت مولٰنا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے، قصہ ذکر ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے حضرت (صوفی محمد سرور صاحب) کا خط تکیے کے نیچے سے نکالا اور دکھادیا، اور فیصلہ فرمادیا کہ میری رائے یہی ہے کہ دینی تعلیم حاصل کرلے میں اس کو کہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کالج پڑھے، ہم تو ایسے لڑکوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو اپنے شوق سے علمِ دین پڑھنے آئیں۔ چناں چہ اس طریقہ سے دین کے راستے کی طرف چلے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے قبول فرمایا۔

آپ کا اندازِ تدریس و تجربہ:......برِصغیر پاک و ہند میں آپ کا طریقہ اور اندازِ تدریس بہت سی خصوصیات کو شامل رہا۔ مثلاً............(۱) فنون میں طلباء سے مطالعہ سننا اور اس کا مکمل اہتمام رکھنا۔

(۲) پھراز خود فنون کی کتابوں کی آسان واضح الفاظ میں تشریح بیان کرنا۔اس طریقہ سے کہ ایک جملہ بول دینا اور طلباء نے باری باری اس کو دھرانا، جب چند طلباء یہی جملہ کہہ لیتے تو اگلا جملہ بولنا اس طرح چند طلباء وہی جملہ دھراتے پھر اگلا جملہ بولنا۔اس طرز سے............

ایک فائدہ تو یہ ہوتا کہ اس جملہ کی صحیح طرح آواز سب کو پہنچ جاتی۔دوسرا فائدہ یہ ہوتا کہ کوئی طالب علم سو نہیں سکتا تھا۔ تیسرا فائدہ یہ ہوتا کہ سبق کی تقریر ہر طالب علم صحیح طرح لکھ سکتا تھا۔ چوتھا فائدہ یہ ہوتا کہ طالب علم سمجھ کر بلکہ سبق یاد کر کے اُٹھتے تھے۔پانچواں فائدہ یہ ہوتا کہ طالب علم کو مشکل مقامات حل کرنے میں آسانی ہو جاتی۔چھٹا فائدہ یہ ہوتا کہ خود وہ جملہ بار بار نہ کہنا پڑتا۔ساتواں فائدہ یہ ہوتا کہ سوچنے وغیرہ کا موقع مل جاتا۔

(۳) شرح جامی (درجہ رابعہ) اور ہدایہ وتفسیر جلالین وغیرہ پڑھانے میں آپ کا انداز ہی نرالا ہوتا تھا۔پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں آپ کی اس طرح کی تدریس بہت مشہور و نایاب ہوتی تھی۔اس تدریس میں خاص طرز یہ ہوتا تھا کہ ''مُلا جامی'' نے کافیہ کے متن کے بعد جو جملہ یا لفظ تشریح کے لیے نکالا ہوتا اس کا مقصد بتاتے تھے۔اِسی طرح تفسیرِ جلالین شریف میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ یا علامہ محلّی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیرِ آیت میں جو الفاظ نکالے ہوتے ہر لفظ یا جملے کا مقصد ضرور بتاتے کہ اس جملہ میں شبہ کا جواب ہے، اور یہ جملہ ترکیب بیان کرنے کے لیے ہے، اور یہ لفظ معنیٰ بیان کر رہا ہے، اور یہ الفاظ حاصلِ معنیٰ بتا رہے ہیں وغیرہ۔ گویا شرح وتفسیر میں نکالے گئے الفاظ کی اَغراض خوب تحقیق سے بیان فرماتے تھے۔تفسیرِ جلالین کی تین پاروں کی شرح بھی ''حسن الجلالین'' کے نام سے حضرت نے تالیف فرمائی ہے۔

(۴) اور دورۂ حدیث شریف کی کتابوں میں جو مسئلہ یا بحث بھی پڑھاتے خوب سمجھا کر دلائل کے ساتھ بیان فرماتے ،اور اختلافات مکمل دلائل کے ساتھ بیان کر کے حنفیہ کے مسئلہ کی ترجیح بیان فرماتے۔

(۵) دارالعلوم کبیر والا میں خارجی وقت میں بھی کوئی نہ کوئی سبق پڑھایا کرتے تھے۔تجوید و قراءت شام کے وقت بھی پڑھایا کرتے تھے۔(۶) اَسباق میں خارجی تقریروں سے بہت بچتے تھے۔(۷) طلبہ ہمیشہ آپ کا سبق خوشی سے پڑھتے ،اس کی صورت یہ ہوتی کہ وقتاً فوقتاً خوش طبعی بھی فرماتے رہتے تھے۔(۸) بلاناغہ گزشتہ دن کا سبق ضرور سنتے۔(۹) خاص برکت یہ بھی ہوتی کہ شام کے اوقات میں نہ پڑھانا پڑتا، اپنے وقت میں پڑھا کر سال کے آخر میں ماشاء اللہ تعالیٰ کتاب مکمل ہو جایا کرتی تھی۔(۱۰) جو طالب علم متوجہ نہ ہوتا تو چھاپہ مارا کرتے، اس سے طلبہ ڈر محسوس کرتے تھے۔طلبہ سے بے تکلفی اس لیے رکھتے کہ وہ پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیا کریں۔

حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ اشرفیہ، لاہور میں الحمدللہ 50 سال پڑھایا۔جس کی تفصیل یوں ہے

کہ حضرت نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 2سال جامعہ اشرفیہ، لاہور میں پڑھایا، اس کے بعد کہیں اور پڑھانے تشریف لے گئے۔ پھر دوبارہ 1970ء میں دوبارہ جامعہ اشرفیہ، لاہور تشریف لے آئے اور 18 سال تک فنون کی کتابیں پڑھائیں۔ اور 30 سال بخاری شریف اور ابوداؤد شریف پڑھائی۔ حضرت مولانا محمد مالک میاں کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد بخاری شریف پڑھانے کے لیے ''شیخ الحدیث'' مقرر کئے گئے۔ اس وقت سے اب تک آپ بخاری شریف (جلد اوّل) اور ابوداؤد شریف مکمل (دوسبق) پڑھاتے رہے۔ جامعہ اشرفیہ، لاہور کے علاوہ آپ نے دارالعلوم، کبیر والا میں 10 سال تک پڑھایا۔ اور 3 سال خیر المدارس، ملتان میں پڑھایا۔ یوں آپ نے الحمدللہ اپنی زندگی میں کل 63 سال پڑھایا۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اَندازِ تربیت:...... جس طرح آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اندازِ تدریس زبردست کامل اور مکمل رہا، اِسی طرح باطن کی اِصلاح کے سلسلہ میں آپ کی تربیت کا انداز نہایت عمدہ تھا۔ اِصلاح کے لیے آنے والے مبتدی (شروع ہونے والے) کو آپ سب سے پہلے ''قصد السبیل'' پڑھنے کو بتلاتے تھے اور پھر پانچ شرطیں تعلق شروع کرنے سے پہلے لگاتے: (۱) داڑھی چار اُنگل رکھیں۔ (۲) مَردحضرات شلوار ٹخنوں سے اُونچی رکھیں۔ (۳) نماز باجماعت ادا کریں۔ (۴) ٹی وی نہ دیکھیں۔ (۵) پینٹ نہ پہنا کریں۔ اس کے بعد تبلیغِ دین میں سے بُرے اَخلاق کا جائزہ لے کر اصلاح کروانی شروع کریں۔ ایک ایک کر کے بُرے خُلق کی اصلاح کروائیں۔ زبان کی بیس آفتیں (گناہ) ایک ایک پڑھ کر اِصلاح کروائیں۔ اس طریقہ سے حسد، بُغض، غیبت، تکبر، ریا، عُجب، مال، دُنیا، عزّت کی محبت وغیرہ کی مکمل اِصلاح کرواتے۔ پھر اس کے بعد اچھے اَخلاق مثلاً اِخلاص، توبہ، صبر، شکر اور محبت وغیرہ ایک ایک کر کے ان اچھے اَخلاق کو مضبوط کرنے کی کوشش فرماتے۔

ساتھ بہشتی زیور اور حکیم الامت مجدّد الملت حضرت مولٰنا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین سو کے قریب مواعظ پڑھواتے۔ اِسی طرح درجِ ذیل کتابیں پڑھنے کا اپنے اَحباب کو مشورہ دیتے تھے۔ (۱)...بہشتی زیور......مواعظ اور ملفوظات کے علاوہ۔ (۲)...تربیت السالک۔ (۳)...نُزھۃ البساتین۔ (۴)...اصلاحی نصاب۔ (۵)...بیان القرآن مع بقیہ تصانیف۔ (۶)...خصوصاً تعلیم الدین۔ (۷)...صفائی معاملات۔ (۸)...آدابِ معاشرت۔ (۹)...اشرف السوانح (۱۰)...تذکرۃ الحسن۔ (۱۱)...مکتوباتِ اشرفیہ۔ (۱۲)...شریعت وتصوّف۔ (۱۳)...شریعت وطریقت۔ (۱۴)...مسائل السلوک۔ (۱۵)...سیرتِ اشرف اور خاص طور پر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے اِن اکابر بزرگوں کی طرح مکمل طور پر شریعت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔